

### زری پالیسی بیان

23 نومبر 2020ء

1- زری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے اپنے 23 نومبر 2020ء کے اجلاس میں پالیسی ریٹ کو 7 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ایم پی سی نے کہا کہ ستمبر 2020ء میں گذشتہ اجلاس کے بعد اندرون ملک بحالی نے بتدریج زور پکڑا ہے، جو مالی سال 21ء میں 2 فیصد سے تھوڑی سی زائد نمو کی توقعات کے مطابق ہے، اور کاروباری احساسات مزید بہتر ہوئے ہیں۔ تاہم اس منظر نامے کو خطرات درپیش ہیں۔ پاکستان اور بیشتر دیگر ممالک میں کووڈ 19 کے کیسز میں حالیہ اضافہ نمو میں کمی کی خاصے خطرات کو سامنے لا رہا ہے۔ جہاں تک اضافے کا تعلق ہے، ویکسین کی تیاری کی حالیہ خبریں حوصلہ افزا ہیں گو کہ اس پر دنیا بھر میں عملدرآمد ہونے میں کچھ وقت لگ سکتا ہے۔ مہنگائی کے حوالے سے حالیہ اعداد و شمار سے اضافہ عیاں ہوتا ہے جس کا بنیادی سبب غذائی اشیاء کی قیمتوں کا بڑھنا ہے۔ تاہم اس رسدی دباؤ کے عارضی ہونے کا امکان ہے اور اوسط مہنگائی کے مالی سال 21ء کے لیے سابقہ اعلان کردہ حد 9-7 فیصد کے اندر رہنے کی توقع ہے۔ تمام پہلوؤں کو ملا کر دیکھا جائے تو نمو اور مہنگائی دونوں کے منظر نامے کو لاحق خطرات متوازن محسوس ہوتے ہیں۔

2- نمو اور مہنگائی کے زیادہ تر جوں کے توں منظر نامے کے پیش نظر ایم پی سی کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ زری پالیسی کا موجودہ موقف نئی نئی بحالی کو تقویت دینے کے ساتھ مہنگائی کی توقعات کو منجمد اور مالی استحکام کو برقرار رکھنے کے لیے مناسب ہے۔ ایم پی سی نے نوٹ کیا کہ آئندہ سہ ماہیوں کے دوران نمو کو بڑھانے کے لیے وبا کے دوران دی گئی نمایاں مالیاتی، زری اور قرضہ جاتی تحریک (stimulus) جاری رہنی چاہیے۔

3- یہ فیصلہ کرنے میں ایم پی سی نے حقیقی، بیرونی اور مالیاتی شعبوں میں کلیدی رجحانات اور امکانات اور ان کے نتیجے میں زری حالات اور مہنگائی کے ابھرنے والے منظر نامے کو پیش نظر رکھا۔

### حقیقی شعبہ

4- حالیہ اعداد و شمار جولائی سے دیکھی جانے والی معاشی بحالی کی مزید مضبوطی اور وسعت کو ظاہر کرتے ہیں جو تعمیرات اور مینوفیکچرنگ کے شعبوں کی بدولت ممکن ہوئی۔ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں جلد فروخت ہونے والی صارفی اشیاء کی فروخت بحال ہوئی، پیٹریولیم مصنوعات اور گاڑیوں کی اوسط فروخت کا حجم مالی سال 20ء میں کورونا کی وبا سے پہلے کی سطح سے بڑھ چکا ہے اور سیمنٹ کی فروخت تاریخ کی بلند ترین سطح پر ہے۔ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) میں بحالی کا عمل جاری ہے اور مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران اس میں 4.8 فیصد سال بسال توسیع ہوئی جبکہ گذشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں 5.5 فیصد سکڑاؤ دیکھا گیا تھا۔ مینوفیکچرنگ کے 15 میں سے 9 شعبے پیداوار میں اضافے کے عکاس ہیں جن میں ٹیکسٹائل، غذا اور مشروبات، پیٹریولیم مصنوعات، کاغذ اور گتہ، ادویات، کیمیکل، سیمنٹ، کھاد اور ربڑ کی مصنوعات شامل ہیں۔ ایم پی سی نے کہا کہ کووڈ وبا کے اثرات کو کم کرنے کے لیے حکومت کی فراہم کردہ تحریک، پالیسی ریٹ میں کٹوتیوں اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے بروقت اقدامات سے بحالی میں مدد مل رہی ہے۔ ان اقدامات میں قرضے کی اصل رقم کی ادائیگی کے وقت میں توسیع اور قرضے کی تشکیل نو، پے رول فنانسنگ اور عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) شامل ہیں جن کے ذریعے سیالیت فراہم کی گئی، ملازمین کی برطریاں کم ہوئیں اور سرمایہ کاری کے لیے ترغیبات دی گئیں۔

زراعت کے شعبے میں کپاس کی پیداوار میں متوقع کمی کے اثرات کی تلافی دیگر اہم فصلوں میں نمو اور امدادی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے گندم کی بلند پیداوار، اور کھاد اور کیڑے مار ادویات پر حال ہی میں اعلان کردہ زراعت کی بدولت ہو سکتی ہے۔ اگرچہ سماجی فاصلہ بدستور خدمات کے شعبے کے بعض حصوں پر ابھی تک منفی اثرات مرتب کر رہا ہے، تاہم تھوک اور خردہ تجارت اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں کو تعمیرات، مینوفیکچرنگ اور زراعت میں جاری تیزی کے بالواسطہ اثرات سے فائدہ پہنچنے کی امید ہے۔

### بیرونی شعبہ

5- بیرونی شعبہ مسلسل بہتری کی راہ پر گامزن ہے اور پانچ برسوں سے زائد عرصے میں پہلی مرتبہ مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران جاری کھاتہ فاضل رہا۔ مالی سال کے ابتدائی چار مہینوں میں مثبت حدود میں رہنے کے بعد اکتوبر تک مجموعی جاری کھاتہ بڑھ کر 1.2 ارب ڈالر کے فاضل تک پہنچ گیا جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.4 ارب ڈالر کا خسارہ ہوا تھا۔ صورت حال کو بدلنے میں تجارتی توازن میں بہتری اور ریکارڈ ترسیلات زر سے مدد ملی۔ ستمبر اور اکتوبر میں برآمدات بحال ہو کر کورونا وائرس سے پہلے کی سطح تقریباً 2 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں جبکہ مضبوط ترین بحالی ٹیکسٹائل، چاول، سیمنٹ، کیمیکلز اور دواسازی میں ہوئی۔ جولائی تا اکتوبر کے دوران ترسیلات زر میں 26.5 فیصد (سال بسال) کی مضبوط نمو ہوئی جس کی وجوہات میں شرح مبادلہ کے منظم حالات، حکومت اور اسٹیٹ بینک کے معاون پالیسی اقدامات، سفر پر پابندیاں اور باضابطہ ذرائع کا زیادہ استعمال شامل ہیں۔ اس دوران پست ملکی طلب اور تیل کی کم قیمتوں کے باعث درآمدات اب تک قابو میں رہی ہیں۔

6- جاری کھاتے میں خاصی فاضل رقم اور معیشت کے بہتر ہوتے امکانات اور احساسات کی بدولت ایم پی سی کے گذشتہ اجلاس کے بعد پاکستانی روپے کی قدر میں ساڑھے تین فیصد اضافے میں مدد ملی اور بیرونی بفرز مزید مضبوط ہوئے جس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بڑھ کر 12.9 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جو فروری 2018ء کے بعد سے بلند ترین سطح ہے۔ اب تک کی کارکردگی کی بنیاد پر بیرونی شعبے کے امکانات میں مزید بہتری آئی ہے اور مالی سال 21ء کے لیے جاری کھاتے کا خسارہ اب جی ڈی پی کے 2 فیصد سے کم رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

### مالیاتی شعبہ

7- اس سال کے بجٹ کے مطابق حکومت مالیاتی نظم و ضبط برقرار رکھنے کی غرض سے مسلسل ٹھوس کوششیں کر رہی ہے جن میں اسٹیٹ بینک سے نئے قرضے نہ لینے کا عزم شامل ہے۔ پست نان ٹیکس محاصل کے باوجود مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں بنیادی توازن جی ڈی پی کا 0.6 فیصد فاضل رہا، جو گذشتہ برس کے اسی عرصے کے آس پاس ہے۔ تاہم بھاری ملکی سودی ادائیگیوں کے سبب مجموعی بلند بجٹ خسارے میں بتدریج کمی آئی چاہیے جب شرح سود میں حالیہ کمی کے فوائد پہنچنے لگیں۔ اس سال ابتدائی چار ماہ میں پی ایس ڈی پی کی رقوم کے اجراء، جو معاشی سرگرمیوں کا ایک اہم محرک ہے، میں 12.8 فیصد (سال بسال) اضافہ ہوا۔ محاصل کے سلسلے میں وبا کے دوران کاروباری اداروں کی مدد کرنے کے لیے ریفرنڈز میں تیزی کے باوجود، ایف بی آر کی ٹیکس وصولیوں میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا، جو جولائی تا اکتوبر کے دوران 4.5 فیصد (سال بسال) درج کیا گیا، اور وصولیاں ہدف کے قریب آگئیں۔

### زری پالیسی اور مہنگائی کا منظر نامہ

8- ایم پی سی کی نظر میں مجموعی مالی حالات مناسب اور سازگار رہے جس میں پیش بینی کی بنیاد پر حقیقی پالیسی ریٹ تھوڑا سا منفی رہا۔ اگرچہ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو سال بسال بنیاد پر معتدل رہی، تاہم اس کی ماہ بہ ماہ نمو کو رونا وائرس سے پہلے کے رجحانات کی جانب گامزن ہے۔ چونکہ کمرشل بینکوں میں خطرے سے گریز کارجان بلند تھا اس لیے اسٹیٹ بینک نے کووڈ 19 کے دھچکے کے بعد عارضی اور بدنی ری فنانس اسکیمیں متعارف کر کے نجی شعبے کو قرضوں کی فراہمی بڑھانے میں مدد دی۔<sup>1</sup>

9- عمومی (headline) مہنگائی جنوری سے اب تک بڑی کمی کے بعد گذشتہ دو ماہ میں 9 فیصد کے قریب رہی، جس کی بنیادی وجہ رسدی مسائل کے سبب منتخب غذائی اشیاء کی قیمتوں میں تیزی سے اضافہ ہے۔ اس کے برخلاف قوزی (core) مہنگائی قدرے معتدل اور مستحکم رہی، جو معیشت کی مضر طلب سے مطابقت رکھتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حالیہ حساس قیمت اظہاریہ (SPI) غذائی اشیاء کی قیمتوں میں کمی کی نشاندہی کرتا ہے، کیونکہ حکومت نے رسدی مسائل حل کرنے کے لیے متعدد اقدامات کیے ہیں۔ آئندہ چند ماہ میں ان اقدامات کے ساتھ ساتھ موافق اساسی اثر (base effects) اور معیشت کی اضافی گنجائش کی بدولت مہنگائی پر قابو پانے میں مدد

<sup>1</sup> اسٹیٹ بینک کی مختلف ری فنانس اسکیموں کے ڈھانچے اور استعمال کے لیے دیکھیے: <https://www.sbp.org.pk/COVID/index.html>

# زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



ملنی چاہیے۔ اسٹیٹ بینک کے حالیہ سرویز بھی اپنا وزن اس جائزے کے پلڑے میں ڈالتے ہیں، جن میں کاروباری اداروں اور صارفین کی مہنگائی کی توقعات خاصی قابو میں ہیں۔ توقع سے بلند مہنگائی کے پیش نظر رسدی عوامل اور مہنگائی پر طلی دباؤ کی عدم موجودگی کی وجہ سے مہنگائی کے منظر نامے کو لاحق خطرات متوازن ہیں۔

\*\*\*